۱۹۴۷
تعداد ازواج

۱۹۴۸
تاریخ دنیا

۱۹۴۹
فیصلہ

۱۹۵۰
الہام جدید

۱۹۵۱
قول و فعل

۱۹۵۲
ویدوں کی ظلمرانی

۱۹۵۳
ویدوں کی فحش بیانی

۱۹۵۴
کیا یہ وہ
مادہ قدیم ہیں

756
ثالثی
۱۹۴۷ء
سنہ ۱۳۲۲ھ سنہ ۱۹۲۵ء
۲۷۳۲

تعدد ازدواج

بقیمت ۱ر

جسکو

سلطان المناظرین عبد الکبیر خانصاحب کبیر جلالپوری

سابق

پنڈت دھرم ویر جی آریہ نے بغرض عام آگاہی
کہ کئی کئی عورتوں کا کرنا وید وغیرہ کتب سی جایز
ہی آریوں کے بزرگوں کا اس پر عملدرآمد رہا ہے

مرتب کیا اور

جید برقی پریس میں چھپوا کر شایع کیا

عبد الکبیر ۲۰ جولائی سنہ ۲۶ء

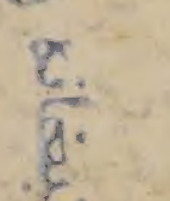

قیمت ۱ر

کتبخانہ وقف مصیبہ میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یونتو اسلام کی روز افزوں ترقی اور کمال و جمال کو دیکھکر دنیا کی ہر قوم اسلام کے خون کی پیاسی رہی ہے۔ اور اسلام پر جا و بیجا ہر قسم کے حملے کرتی اور منہ کی کھاتی رہی ہیں۔ بلکہ آجکل ایک نیا فرقہ آریہ نام سے رونما ہوا ہے۔ جو سرتاپا اپنا کوئی ذاتی مذہب نہ رکھتے ہوئے مذاہب عالم کو گالی گلوچ اور بزرگان دین ہر ملت کو جاہل بے علم پاکھنڈی وغیرہ نہایت ذلیل و رکیک لفظوں سے خطاب کرتا ہی انکا مذہب ہے۔ یہی انکا دین ہے یہی ایمان انہوں اسلام پاک اور بانی اسلام کیواسطے جن ناپاک لفظوں کا استعمال کیا ہے۔ ہم ان کو اپنی قلم سے لکھنا جائز نہیں سمجھتے۔ ہمیں اس رسالہ میں صرف مسئلہ تعدد ازدواج (کئی عورتوں سے شادی کرنا) پر جسپر آریہ معترض ہیں اور کہتے ہیں کہ شریف انسانوں کیواسطے ایک سے زائد شادی جائز نہیں۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۴ فقرہ ۱۱۰ میں لکھتے ہیں کہ

"پہلی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں (شرلیوں) میں پنرلواہ (دوسری شادی) یا ایک سے زائد شادی کبھی نہونی چاہئیں"

ہمیں اس رسالہ میں دکھلانا ہے۔ کہ یہہ مسئلہ آریوں کا خود ساختہ ہے یا کوئی مذہبی کتاب اس کے متعلق حکم دیتی ہے۔ یا وہ بزرگ جنکی آریوں نے اپنے واسطے آڑ بنائی ہوئی ہے اُن کے عمل سے بھی آریوں کے دعوی کی تصدیق ہوتی ہے۔ یا نہیں۔

اول۔ ہم اُن اصول فطرت کو پیش کریں گے جن سے کئی شادیاں ایک مرد

کیواسطے لازمی ثابت ہوں

دوم۔ اُن معترضین کے اعتراف دکھلائیں گے جن سے آریوں نے اعتراض کرنے سیکھے ہیں گویا اُن ہی کے کئے ہوئے اعتراضوں کی نقل کرکے پانچویں سوار بنے ہیں۔

سوم۔ اُن ویدک دھرمی اصحاب کے نام پیش کریں گے جنہوں نے کئی کئی ثبوت دیا کرکے عملی نمونہ دکھلا کر ثبوت دیا ہے۔ اور اُنکا نام آریہ صاحبان فخریہ اپنی مزرگوں میں لیتے ہیں

چہارم۔ آریوں کی مسلمہ کتب کے حوالہ جات دیں گے۔ گو آریہ اپنی تحریروں اور تقریروں سے تکذیب کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی عامل نہیں برابر راندوں کی دوسری خیالیاں عمل میں آرہی ہیں۔ افسوس۔

اصول فطرت

۱۔ مرد میں عورت کی نسبت قوت زیادہ ہے قدرتی بات ہے

۲۔ ایک مرد جتنی عورتیں کرے اتنے ہی بچے پیدا ہوں۔ مگر ایک عورت دس مرد کرکے بھی ایک ہی بچہ پیدا کر سکتی ہے۔

۳۔ عورت منجی کیلئے ہے۔ نہ کہ جنوانیکے لئے۔ ایک کھیت کو کئی کاشتکار کاشت نہیں کرتے بلکہ ایک کاشتکار کئی کھیتوں کو کاشت میں رکھتا ہے۔

۴۔ ایک خاوند کی خدمت کئی نوکر کر سکتی ہیں۔ لیکن ایک ہی نوکر کئی خاوندوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ اسلئے مرد و عورت میں مساوات ناممکن ہوئی اور مذکورہ بالا اصولوں کی بنیاد پر ایک مرد کا کئی عورتیں کرنا قدرتی تقاضا ہوا۔

اعتراف معترضین

مسٹر ڈیون پورٹ ماشیلو۔ گرم ملکوں کی عورتیں نو دس برس کی عمر میں نکاح کرنے لایق ہوجاتی ہیں۔ پس انہیں بچپن اور نکاح کے لایق جوانی گویا ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہے۔ بیس برس کی عمر میں بڈھیا ہوجاتی ہے۔ پس اسلئے یہہ ایک قدرتی بات ہے کہ ان ملکوں میں جبکہ کوئی قانون مانع نہو۔ انسان ایک جورو کو طلاق دیکر دوسری جورو کرلے اور تعدد ازدواج کا قاعدہ جاری کیا جاوے۔

مسٹر پنگس۔ علم قوای انسانی اور علم طبیعات کے ماہرین نے بعض وجوہات ایسی دریافت کی ہیں جو تعدد ازدواج کیواسطے بطور ایک عذر کے متصور ہوسکتی ہیں۔ اور گو ہم شمالی ملکوں کے۔ سرد خون والے۔ مینڈک کیسے مزاج کے جانداروں سے متعلق نہیں ہوسکتے۔ مگر بنی اسمٰعیل سے جو گرم ریگستان کے رہنے والے ہیں متعلق ہوسکتی ہیں۔ علاوہ اس کے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسٹر ڈبلیو اوسلی صاحب کے مجموعہ متضمن حالات ایشیا صفحہ ۱۰۸ میں ہے۔ کہ ایشیا کے گرم ملکوں کی تاثیر سے دونو گروہ یعنی مرد عورت میں ایک ایسا اختلاف ہوتا ہے۔ جو یورپ کی آب و ہوا میں نہیں ہے جہاں دونوں بتدریج عالم ضعیفی کو پہنچتے ہیں۔ مگر ایشیا میں صرف مرد ہی کو یہہ بات حاصل ہوتی ہے کہ ضعیفی میں بھی قوی اور طاقتور رہتا ہے۔

مسٹر طامس کارلایل۔ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ لیکچر دوم۔ اسلام کے میل الی الشہوت کی نسبت بہت کچھہ تقریریں اور تحریریں ہوئی ہیں۔ اور یہہ اعتراض انصاف کی حد سے بڑھکر ہیں۔ وہ اجازتیں جو ہمکو قبیح معلوم ہوتی ہیں اور جنکی پروانگی نبی عربی نے دی۔ وہ انکی خاص ایجاد نہ تھیں۔

انہوں نے ان باتوں کو عرب میں قدیم سے مروج اور غیر معیوب پایا۔ مگر انہوں نے جو کچھ کیا۔ وہ یہہ کیا کہ اونکو روک دیا۔ نہ صرف ایک ہی طرف سے بلکہ کئی پہلو سے۔

مسٹر ماسورتھ سمتھ صاحب۔ اسلام کی نسبت جو بات نہایت بار بار کہی جاتی ہے وہ یہہ ہے کہ اوس کے اسقدر کامیاب ہونیکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک بڑی حد تک شہوت نفسانی کے پورا کرنیکی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہے۔ جس کے معنی گویا یہہ ہیں کہ ایک مذہب اپنی بد اخلاقیوں کیوجہ سے بھی دائمی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ۔ اسلام اپنی بد اخلاقی حالتمیں کامل عیسائیت کی برابر ہے۔ کیونکہ محمدؐ نے عربوں کیلئے نئے خصایل و عادات تجویز نہیں کئے۔ اور یہہ انکی دانائی تھی۔ کیونکہ عربوں کے خصایل و عادات کو یکایک بدل دینا یا محو کر ڈالنا ممکن نہ تھا۔

ایزک ٹیلر صاحب۔ نے افریقہ میں مذہب اسلام کی نسبت بحث کرتے ہوئے قصبہ ہمسٹن دلورز کے چرچ کانگریس کے روبرو اپنی رائے حسب ذیل بیان کی ہے۔ کہ دو بڑی عملی مشکلیں افریقہ کو اعتقاد پر لانے کیلئے ہیں۔ یعنی تعدد ازدواج اور خانگی غلامی محمدؐ نے انکی ممانعت نہیں کی جیسا کہ موسیٰ نے بھی نہیں کی تھی۔ یہہ ناممکن ہوتا۔ لیکن اُس (محمدؐ) نے ان دونوں کی برائیوں کو ہلکا کر دینے کی کوشش کی۔ غلامی مذہب اسلام کا کوئی جزو نہیں ہے وہ بطور ایک اضطراری برائی کے محمدؐ نے جائز رکھی تھی۔ جیسا کہ موسیٰ اور سینٹ پال نے کیا تھا۔ تعدد ازدواج ایک بڑا دقیق مسئلہ ہے موسیٰ نے اوسکو نہیں روکا اور داؤد نے جسکا خدا سا دل تھا اوسکو عمل

میں لایا۔ اور انجیل میں صاف طور سی ممنوع نہیں ہی۔ اگرچہ اوس کی اصلی منشاء کے برخلاف ہی۔ محمدؐ نے تعدد ازدواج کی بیحد اجازت کو محدود کر دیا۔ صرف ایک عورت سی شادی کرنا شاذ و نادر نہیں ہے بلکہ سب سی زیادہ تہذیب یافتہ مسلمان ملکوں میں یہہ ایک عام قاعدہ ہی۔ ہمکو یہہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کہ رسم تعدد ازدواج معہ اپنی تمام برائیوں کے اسی کے ہموزن فواید بھی رکھتی ہی۔ نمبر ۱۔ اُس نے دختر کشی کی رسم کو بالکل موقوف کر دیا۔ نمبر ۲۔ ہر ایک عورت کا ایک قانونی ولی اسی کے سبب ہوتا ہی۔ تعدد ازدواج کے سبب مسلمانوں کے ملک پیشہ ور عورتوں سی جو مذہب سی خارج کر دیگئی ہیں بالکل بری ہین اور یہہ تمام عیسائی ملکوں کی زیادہ تر رسوائی کا باعث ہیں۔ بہ نسبت تعدد ازدواج کے جو کہ اسلام کیلئی ہی اور ٹھیک طور سی باقاعدہ بتائی رسم تعدد ازدواج مسلمانوں کے ملکوں کی عورتوں کو بہت کم ذلیل کرنیوالی اور مردوں کیواسطی بہت کم نقصان پہنچانیوالی۔ بہ نسبت اُس ناجایز رسم تعدد شوہروں کے جو عیسائیوں کے تمام شہروں کا وبال ہی۔ جو اسلام میں بالکل نہیں پائی جاتی۔ ہمکو خبردار ہونا چاہئے۔ کہ شاید ایک برائی کو بیوقت دور کرنے میں ہم اُس جگہ ایک اُس سی زیادہ قوی برائی کو قایم کر دیں انگریز[۲] جن کو ایک عورت کیلئے کئی خصم ہونے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ مسلمانوں پر جو کہ جوروں کے تعدد کو پسند کرتے ہیں۔ طعن کرنیکے مجاز نہیں۔ از اخبار سینٹ جیمس گزٹ لندن مطبوعہ ۸ر اکتوبر ۱۸۸۷ء

[۲] آریہ جن کو ایک عورت کیلئی ۱۱۰۰ خصم ہونے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں پر جو کہ جوروں کے تعدد کو پسند کرتے ہیں۔ طعن کرنیکے مجاز نہیں

پادری فکس مشنری لکھنؤ۔ اپنی کتاب موسوم بہ "اصلاح سہو"
مطبوعہ ۱۸۷۱ء میں لکھتے ہیں کہ "تعدد ازدواج کے مقدمہ میں بے تردد
تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں بھی اس دستور نے رواج پایا تھا اور
خدا نے بھی اوسکو منع نہیں کیا۔ بلکہ اُنکو برکت کا وعدہ کیا جو اوسپر
چلتے تھے۔ یعنی کثرت ازدواجی کے دستور پر۔

جان ڈین پورٹ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں اور کہ یہہ جو عیسائی
الزام لگاتے ہیں کہ آنحضرت صلعم شہوت پرست تھے۔ یہہ الزام باطل
ہے۔ کیونکہ جب آنحضرت نے ظہور کیا۔ تو اُس زمانہ میں اہل عرب میں بے انتہا
نکاحوں کا رواج تھا۔ پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص جو
شہوت پرست ہو وہ بدکاری اور بدروئیگی کو خود معدوم کرتا ہے۔ علاوہ
اس کے جو ہم پہلے اس باب میں بیان کر چکے ہیں۔ ہم یہہ بات بھی آنحضرت
کیطرف سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ بھی اپنے ہموطنوں کی مانند عورتوں سے رغبت
رکھتے تھے۔ اور آپ نے کبھی یہہ دعوی نہیں کیا کہ میں ان انسانی خواہشوں
سے بری ہوں جو سب آدمیوں کو ہوتی ہیں۔ بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ میں بھی تمہیں
جیسا آدمی ہوں۔ اور بمقابلہ حضرت داؤدؑ کے جو نبی اور بادشاہ تھے اور جن کی
بابتہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ جو خدا سا دل رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ
ایسے صاف تھے۔ جیسے ایک برف کا ٹکڑا ڈائینا (پاکدامنی اور عفت کی دیوی)
پر گرا ہوا۔ موید الاسلام صفحہ ۱۳۹

ویدک دھرمی آریہ بزرگوں کا عمل

تاریخ طلسم ہند مصنفہ طوطا رام صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور لکھنؤ صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے
ست جگ میں راجہ سومبھو منو سے راجہ اُدتان ظہور میں آیا۔ اوس کے دو رانیاں
ایک سُروچی جس سے دھرو پیدا ہوا دوسری سُنیتی اس سے اُتم پیدا ہوا۔
صفحہ ۱۷۔ تریتا جگ میں بمقام اجودھیا (فیض آباد) راجہ دسرتھ کے تین رانیاں
ایک کوشلیہ جس کے بطن سے راجہ رامچندر ہوئے دوسری سومترا اس سے لچھمن
اور ستروہن ہوئے۔ تیسری کیکئی جس سے بھرت پیدا ہوئے (یہہ راجہ بہاتانی کہا جاتا ہے یعنی
چاروں ویدوں کا جاننے والا۔ ممکن ہے تین رانیوں کے علاوہ اور اکثر رانیاں اور کثیر لونڈیاں
رکھتا ہو جنکا نام کسی نامور اولاد نہونے کے باعث مذکور نہوا ہو۔)
صفحہ ۲۱۔ راجہ ٹھیک یعنی راجہ جیجات کا پدہ بزرگوار جسکی شادی دیوجانی دختر شکر
سے ہوی۔ سرمسا لونڈی ساتھ آی اس کے بطن سے پورنام لڑکا ہوا جو کوروں کا
مورث اعلیٰ تھا۔ دیوجانی سے جو لڑکا ہوا۔ اوسکی منکوحہ کوشلیہ تھی جس سے جنمیجے پیدا ہوا
صفحہ ۳۳۔ عہد زمانہ دواپر۔ راجہ سنتن یا شان تنو۔ کی شادی گنگا سے ہوی جس سے کہ
بھیشم پیتامہ پیدا ہوے دوسری شادی مچھودری سے ہوی جسکا دوسرا نام جوجن گندھا
(یوں ہوا کہ قبل شادی اس کا تعلق ایک مرتاض رشی پراشر نامی سے ہوا اور اس کی
دعا سے اس کے جسم سے مچھلی کی باس دور ہوگئی اور مشک کی بو آنے لگی جسکی
مہک جوجن یعنی چار کوس تک جاتی تھی۔ اس مرتاض رشی کے تلطف سے
جو جن گندھا کے پیٹ سے بھگوان وید ویاس پیدا ہوئے۔) تھا اس
سے دو بیٹے چترانگد اور وچتر ویریہ پیدا ہوے
صفحہ ۲۴۔ وچتر ویریہ کے محل میں ایک رانی امبا۔ دوسری امبکا تیسری

امبالکا۔ نکلیں۔ لاولد ہونیکے سبب ان کی ساس جو جن گندھا نے اپنے لڑکے
ویدویاس کو بلاکر انہا سے راجہ پانڈو اور انکا سے دھشتر پیدا کرائے۔
راجہ پانڈو کے دو رانیاں۔ کنتی اور مادری تھیں۔ کنتی نے سورج نام شخص
کے نطفہ سے کرن۔ دھرم نامی کے نطفہ سے دھشتر اور اندر نام شخص کے نطفہ سے
ارجن اور وایو کے دیریہ سے بھیم لڑکے جنے۔ اور مادری نے محض اشونی کمار
کے نطفہ سے نکل اور سہدیو دو لڑکے حاصل کر کے نسل چلائی۔
صفحہ ۲۶۔ جب پانڈو مقام برناوہ لاکھ کے قلعہ سے بچکر نکلے تب بھیم نے ہڈمبہ
نام دیو جانی سے۔ اور ارجن نے ایک گندھروسے شادی کی۔ دوسری
شادی کنپلہ دیش کے راجہ دروپد کی لڑکی دروپدی سے۔ تیسری شادی راجہ
ماہک کی لڑکی الوپی سے کی چوتھی شادی سبھدرا دختر لبدیو ماموں زاد
بہن سے کی۔
تاریخ اودھ صفحہ ۱۸ میں ہے کہ راجہ تلوک چند والئے اودھ کے گھر میں ایک
ریواں کی شہزادی۔ دوسری مین پوری کی شاہزادی تھی۔
چونکہ تاریخ میں خاص خاص آدمیوں کے حالات ہوتے ہیں عام نہیں ہوتے لہذا
ان خاص تذکروں سے عام رسم ورواج و دستور پر روشنی پڑتی ہے کہ یہی عام دستور
اُس زمانہ کا تھا۔
مذکورہ بالا اصحاب وہ شخص ہیں جن کی ذات پر آریوں کو آریہ ہونیکا فخر ہے اور طرح
طرح اُن کے آریہ ہونیکا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر اگر آریوں کا دعوی صحیح ہے کہ شریفوں
کیواسطے وید میں دوسری شادی حرام ہے تو اصحاب مذکورہ بالا وید کے قطعی مخالف

اور سوامی دیانند کی تحریر کے بموجب آریہ یعنی شریف جماعت سے خارج تھے۔ پس اگر آریہ تحریروں کے بموجب اُن کو شریف (آریہ) تسلیم کریں تو موجودہ آریہ اُن کی عین ضد ہونے کے باعث آریہ یعنی شریف کہلانے کے استحقاق نہیں رکھتے۔ غرضیکہ ہر دو میں سے ایک ہی شریف یعنی آریہ کہلانیکا مستحق بن سکتا ہے۔

اب کُتبِ مقدسہ کی سیر کیجئے

دیکھو رگوید منڈل سوکت ۱۲۶ منتر ۲-۳-۴۔ رشی کُتسؤ اُن نے راجہ سنایا کی دس لڑکیوں سے شادی کی جہیز میں سو ہار سو عمدہ گھوڑے ایک ہزار سانڈ پائے۔

منواد معیائے ۹ شلوک ۱۸۳۔ ایک آدمی کے کئی عورتیں ہوں اُن سب میں ایک کے لڑکا ہو (اور باقیوں کے نہ ہو) تو سب بیٹے والی کہلاتی ہیں۔ (اس سے بھی کئی عورتوں کا ایک ہی وقت میں ایک مرد کے نکاح میں ہونیکا حکم اور ثبوت ملتا ہے کبیر)

شلوک ۱۸۲ پہلی بیاہی عورت میں پیدا ہوا چھوٹا لڑکا پچھلی بیاہی کے پوتھے سے زاید حصہ یعنی اودھار (حق مقدم) لیوے۔ اس سے پیچھے اُس بڑے یعنی پوتھے سے چھوٹے جو چھوٹے ہوئے اُس پہلی سے پیدا ہوئے بیٹے ماں کیوجہ سے کم لیں۔ ایسے چھوٹوں کو ہر ایک کو ایک ایک حصہ کم ہوتا ہے۔ ماں کے بیاہ کے سلسلے سے جیٹھا (بڑا) پن ہوتا ہے (اگر کئی عورتوں کے کرنیکا حکم وید میں نہ ہوتا تو اس قانون دھرم شاستر یعنی منو میں تقسیم وراثت کا یہ شلوک (حسب ذیل شلوک نہ ہوتے۔ کبیر)

شلوک ۱۲۴۔ پہلے بیاہی عورت میں جو بیٹا پیدا ہوا وہ پیدائش سے بھی بھائیوں سے جیٹھا۔ سولہ بیل مع پندرہ گایوں کے لیوے بعد اور جو بہت سی ماؤں سے پیدا ہیں دے لڑکے اپنی ماؤں کے بیاہ کے جیٹھ پن

ہونے کے لحاظ سے باقی گایوں کو بانٹ لیں - یہ تحقیق ہے -
شلوک ۱۲۵ - ایک ہی ذات کی عورتوں میں پیدا ہوئے لڑکوں کو خاص
فوقیت نہ ہونے پر ماں کے بیاہ کے سلسلے سے بڑا پن رشتوں کے بموجب نہیں
جاتا ہے بلکہ پیدائش ہی کے سلسلہ سے - اسی سے چھوٹی سے بھی پیدا
ہوئے کو پہلے کہا ہوا ہے - بیسویں حصہ کو لے - ایسے ماں کے بڑی
ہونے یا ممنوع ہونے سے سولہ بیل کے لینے کا بھی خیال ہوا - وہ تو بھائیوں
کا ہنر مند اور بے ہنر ہونے کے سبب کمی کا فتویٰ ہے -
شلوک ۱۲۸ - بیٹے پیدا کرنیکے جایز جاننے کیلئے دکش پرجاپتی یا دچھ پرجاپتی
نے اپنی نسل بڑھانیکے لئے اس کہے ہوئے جواز سے سب بیٹیوں کو پہلے خود ہی
نے صاحب اولاد (بیٹے والیاں) کریں (کیاتہ کی کوڑی لایا شاد باش)
شلوک ۱۲۹ - لڑکے لڑکیاں ہونیکے مفاد سے خوش دکش پرجاپتی نے زیور
وغیرہ سے عزت کر کے (جہیز دیکر) دس لڑکیاں دھرم کو دیں - تیرہ ۱۳ -
کشیپ کو دیں (جو کشیپ کے باپ مریچی کی بہنیں تھیں یعنی کشیپ کی
شادی اپنی تیرہ پھوپھیوں سے ہوئی تھی - یہ کشیپ وہی کشیپ ہے جسکی نسل
سے شرمان پنڈت بھوجدت صاحب ایڈیٹر مسافر آگرہ ہیں - عبد الکبیر خان)
۲۷ لڑکیاں چندرماں کو دیں -

شلوک ۱۴۹ - برہمن کے گھر میں سلسلہ ترتیب سے جو برہمنی وغیرہ چار عورتیں
(برہمنی - کشتریا - ویشیا - شودرا) ہوں تو اُن کے بیٹے پیدا
ہونے پر یہ آگے کہی ہوئے حصوں کو باقاعدہ منو وغیرہ نے کہا ہے -

شلوک ۱۵۰ - کھیت کرنیالالے بیل اور گھوڑے وغیرہ سواری - انگوٹھی وغیرہ گہنا اور گھر جتنے حصے ہیں - انمیں سے ایک ہزارواں حصہ برہمنی کے لڑکے کیلئے دینا چاہئے - اور آگے کہی ہوی ترکیب سے بانٹ لیں -

شلوک ۱۵۱ - برہمنی کا بیٹا مال میں سے تین حصے لیوے - کشتریا کا بیٹا دو - ویشیا کا ڈیڑھ اور شودرا کا بیٹا ایک حصہ لے - اسی طرح جہاں برہمنی اور کشتریا دو ہی کے بیٹے ہوں وہاں دولت کے پانچ حصے کر کے اُن میں سے تین حصے برہمنی کا لڑکا اور دو کشتریا کا بیٹا لے اسی طرح برہمنی اور ویشیا کے بیٹوں وغیرہ میں اور دو یا بہت بیٹوں میں بھی یہی بات مدنظر رکھنی چاہئے -

شلوک ۱۵۲ - تمام ورثہ جسمیں حق مقدمی یعنی بڑے پن کا خاص حصہ الگ نہیں کیا گیا ہے - اُس کے دس حصے کر کے حصص کے ذرا لیض جانیوالا جو دھرم کے خلاف نہو - ایسا حصہ آگے کہی ترکیب سے کرے -

شلوک ۱۵۳ - چار حصے برہمنی کا بیٹا لیوے - تین حصے کشتریا کا بیٹا لے اور دو حصے ویشیا کا بیٹا - ایک شودرا سے پیدا ہوا اسی طرح برہمنی اور کشتریا کے بیٹے ہونے پر دھن کو سات حصے کر کے اُنمیں سے چار حصے برہمنی کے بیٹے کے اور تین کشتریا کے بیٹے کے ایسے ہی برہمنی اور ویشیا وغیرہ کے بیٹوں میں - اور یہی دو یا بہت بیٹوں میں بھی خیال کر لینا چاہئے -

شلوک ۱۵۴ - جو برہمن کے دو جاتی کی سب عورتوں میں بیٹے ہوے یا نہوے - تو بھی شودرا سے پیدا ہوے لڑکے کیلئے تقسیم کرنیوالا دسویں حصے کے علاوہ فرض سے زاید ندیوے -

شلوک ۱۵۵ - شودرا کا پتر برہمنی - کشتریا - ویشیا کے دھن کا پانیوالا نہیں ہوتا ہی - بلکہ جو دھن اوسکو باپ دیوے وہی اوسکا ہوتا ہے -

شلوک ۱۵۶ - دو جاتیوں کی مانند جات کی (برادری کی) عورتوں کے جو بیٹے پیدا ہوے ہیں وے سب بوتھے کا حق مقدمی (اودھار) دیکر باقی کے برابر حصے کر کے بوتھے کیساتھ سب بانٹ لیں

شلوک ۱۸۳ - ایک ہے خاوند جنکا ایسی سب عورتوں میں جو ایک بیٹے والی ہو - تو اس ایک بیٹے سے منو نے اُن سب کو بیٹے والیاں کہا ہے - اس سے سوت کے بیٹا ہونے پر اور عورتوں کو دتّک وغیرہ بیٹے پیدا کرنا چاہیئں -

شلوک ۱۹۸ - برہمن کے سب جاتوں کی عورتیں ہیں - انمیں جو کشتریا وغیرہ عورت میں سے کوئی بے اولاد مرجاے تو اُس کے باپ کا دیا ہوا - مال اوسکی یا دوسری جات کی سوت کے لڑکی لڑکوں کے ہونے پر بھی برہمنی سوت کی لڑکی ہوے اوس کے پتر کا دھن ہوتا ہی -

مذکور بالا شلوکوں سے اس امر کا ثبوت بخوبی ملتا ہی - کہ آریہ یا ہندو قوم میں ایک سے زاید شادیاں عورت کے مرنے ہی پر نہیں بلکہ

اوس کی زندگی میں بھی ہو سکتی ہیں۔ ہوئی ہیں اور آیندہ ہونگی
ہمنے اپنے آریہ دوستوں کے اطمینان کیواسطے مشتے نمونہ از خروارے
بہت سے ثبوتوں اور حوالوں سے چند حوالے اُن کے مسلمات سے
پیش کر کے دکھلا دیا کہ آریوں کے بزرگوں اور ہندو قوم میں ایک
سے زاید کئی۔ کئی۔ عورتیں کرنے کا عام دستور اور قدیم
رواج رہا ہے۔ نیز وید شاستر کا قطعی اور صاف وصریح حکم ہے
ساتھ ساتھ یہہ بھی دکھلا دیا ہے کہ ماموں۔ پھوپی زاد بہن بھائی
(مثلاً سوبھدرا اور ارجن) کی شادیاں بھی ہوئی ہیں جن سے بہن
بھائی کی شادی کا رواج ظاہر ہوتا ہے اور اسکا بھی کافی ثبوت
اس وجہ سے ملتا ہے کہ یہہ لوگ وید کے خلاف حکم عمل کرنے والے نہیں
تھے۔ اور پھوپی بھتیجے کی شادی (جیسا کہ کشیپ کے باپ مریچی
کی تیرہ بہنوں کی شادی کا کشیپ سے ہونا ہے) ویدوں میں اُس کے
جواز نیز قدیم رواج کا ثبوت ہے۔ باپ کا اپنی لڑکیوں کو
خود ہی صاحب اولاد کرنا وغیرہ۔ جیسے دکش پرجاپتی نے اپنے عمل سے
ثابت کیا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اُسوقت اس بات کا عمل رواج
ہو اور کتاب میں کسی خاص آدمی کا ہی ذکر عام اُصول کے بموجب آیا ہو
کیونکہ عام عمل درآمد کے ذکر تذکرے تواریخ وذخیرہ کتب میں نہیں آتے
خاص خاص لوگوں کے تذکرے آتے ہیں اُن سے عام دستور و رواج وغیرہ کا
پتہ ملجاتا ہے۔ لہذا پھوپی بھتیجے کی شادی۔ باپ کا اپنی بیٹیوں

کو خود بیٹے والیاں بنانا - دس دس - تیرہ - تیرہ - ستائیس ستائیس عورتوں سے اکدم شادی کرنا - ساتوں قوم کی عورتوں سے شادی کرنا وغیرہ بخوبی ثابت ہے - لہذا آریوں کا اس مسئلہ تعدد ازدواج پر درفشانی کرنا چاند پر تھوکنا یا آسمان پر دھول برسانا ہی جو الٹا اپنے منہ میں گرتا ہے - تمہارا اس مسئلہ میں مسلمانوں سے اختلاف و اعتراض جایز نہیں - بلکہ خود اپنے وید شاستر اور بزرگوں کا تہتک اور توہین کرنا ہی اور یہ سب کچھ محض اسوجہ سی ہے کہ آپ کے لیڈر - ریفارمر - گرو وید - شاستر اور تاریخ سے بے بہرہ ہیں - متعصب ایسے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر اُن کو نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا ضرور دیکھتے ہیں چاہی دوسرے کی بات میں لاکھ خوبیاں ہوں انکو کبھی نہیں دیکھتے خواہ مخواہ مطعون کرنیکے عادی ہیں - مگر مجبور ہیں - کریں تو کیا کریں کہ نہ ذاتی کوئی مذہب نہ خوبی جسکا اظہار کریں - لہذا دنیا کے بزرگوں کی توہین مذاہب کی تکذیب میں شب و روز سرگردان ہیں - جو ہمنے سوامی دیانند صاحب کے قول و فعل نام کے رسالے میں دکھلائے ہیں اُن کو دیکھئے

ہداک اللہ تعالے

سلطان المناظرین عبد الکبیر خان کبیر جلالپوری کوٹھی حاجی کرم الہی نور الہی سوداگران جفت بازار بیماران دہلی سی حسب ذیل کتب طلب کریں جو آریوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس قسم کے رسالے چھپوانے میں ہماری مدد کرو

فیصلہ - اسمیں ویدوں سے قربانی کا ثبوت دیا ہے قیمت ۱ر

روح و مادہ - اسمیں روح و مادہ کو ویدوں سے پیدا شدہ ثابت کیا ہے قیمت ۱ر

الہام جدید - ویدوں کے اصول پر مثل وید کے الہامی - ازلی - نیز فانی دکھلایا ہے ثابت کیا ہے کہ ویدوں کو اس پر کوئی ترجیح نہیں قیمت ۱ر

ویدوں کی ظلمرانی - اسمیں دکھلایا ہے کہ سوامی دیانند کا کلام مجید میں ظلم کی تعلیم بتلانا غلط ہے - ہاں ویدوں میں ظلم کی تعلیم ضرور ہے - قیمت ۱ر

ویدوں کی فحش بیانی - اس میں سوامی کے اعتراض کلام مجید کے فحش ہونیکے الزام کو رفع کرکے ویدوں کو فحش ثابت کیا ہے قیمت ۱ر

تاریخ دنیا - اس میں آریوں کے دو ارب سے دنیا میں انسان کی پیدائش ماننے کے خلاف ۷ - ۸ ہزار سال سے اونکی کتب سے ثابت کیا ہے قیمت ۱ر

سوامی دیانند کے قول و فعل - اسمیں دکھلایا ہے کہ سوامی دیانند نے جو تعلیم لوگوں کو دی ہے خود اُس کے خلاف عمل کیا ہے قیمت ۱ر

تعدد ازدواج - اسمیں آریوں کے اعتراض تعدد ازدواج کی تردید کرکے انکی کتب سے کئی کئی عورتوں کے کرنیکا ثبوت دیا ہے قیمت ۱ر

سلطان المناظرین عبد الکبیر خاں کبیر جلالپوری

کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران جفت بازار بیماران دہلی سے طلب کریں - سو سو پچاس پچاس خرید کر عام جگہوں پر مفت تقسیم کرائے -

کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ